بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابوالفوزان کفایت اللہ سنابلی

(داعی اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی)

Islamic Information Center 6, Swastik Chamber, Moreshwar Patankar Marg, Vinobha Bhave Nagar, Kurla West, Mumbai, Maharashtra 400070

022 26 500 400 . kifayatsanabili@yahoo.com

مناظرہ کا چیلنج قبول ہے۔

مختلف ذرائع اور حوالوں سے جناب حافظ عمر صدیق صاحب کی جانب سے بہت ساری گالیوں اور اتہامات کے ساتھ مناظرہ کا چیلنج موصول ہوا ہے۔ گالیوں کا جواب دینے سے تو ہم معذور ہیں۔ اور اتہامات کا معاملہ ہم اللہ کے سپرد کرتے ہیں جو فیصلے کے دن کا مالک ہے۔ اس کی گرفت سے کوئی بچ کر نہیں جا سکتا۔ البتہ ان کے مناظرہ کا چیلنج ہمیں قبول ہے اس شرط پر کہ مناظرہ تحریری ہوگا۔ مناظرہ کا موضوع ہوگا " کیا یزید بن معاویہ رحمہ اللہ سے کوئی ایک بھی جرم بسند صحیح ثابت ہے؟"

ہمارا دعویٰ

انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی بھی شخص معصوم عن الخطاء نہیں ہے غلطیاں کسی سے بھی ہو سکتی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ محض امکان خطاء کے سبب کسی کی طرف فقط جرم کی نسبت ہی سے اسے مجرم قرار دے دیا جائے۔

یزید بن معاویہ بھی انسان تھے ان سے بھی غلطی، جرم یا گناہ سرزد ہو سکتا ہے۔ ان سے کیا گناہ ہوا کیا نہیں اس کا حقیقی علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ ہم بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے عام مسلمان کی طرف بھی کوئی جرم منسوب نہیں کر سکتے ہیں چہ جائے کہ یزید بن معاویہ رحمہ اللہ جیسی شخصیت کی طرف کوئی جرم منسوب کیا جائے جن کے ہاتھ پر صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بیعت کی اور انہیں اپنا خلیفہ تسلیم کیا۔

حافظ عمر صدیق صاحب کو اگر ہمارا یہ دعویٰ قبول نہیں تو ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ یزید بن معاویہ رحمہ اللہ کا کوئی ایک جرم ثابت کریں۔ جرم ثابت کرنے کے لیے ان بنیادی شرائط کا خیال رکھا جائے:

1. یزید رحمہ اللہ پر الزام لگانے والے کے پاس اس کا ثبوت ہو محض سنی سنائی باتوں سے جرم ثابت نہیں کیا جا سکتا۔
2. الزام لگانے والا یزید بن معاویہ رحمہ اللہ کے دور کا ہو کیونکہ جرم کا اثبات شہادت سے ہوگا اور شہادت معاصر ہی دے گا۔
3. الزام لگانے والے تک ناقل کی سند صحیح ہو۔ نامقبول سندوں کو الزام کے لیے صحیح مان لیا جائے تو دنیا کی ہر شخصیت کو مجرم ثابت کیا جا سکتا ہے۔
4. بات اجتہادی غلطی کی نہیں جرم کی ہو۔ کیونکہ اجتہادی غلطی اور جرم دو علیحدہ چیزیں ہیں۔

ان شرائط کے ساتھ حافظ عمر صدیق صاحب یزید ابن معاویہ رحمہ اللہ کا کوئی ایک جرم ثابت کریں۔ ہم آگے بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔

سنابلی

١٦/١٢/٢٠١٣ م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابوالفوزان کفایت اللہ سنابلی

(داعی اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی)

Islamic Information Center 6, Swastik Chamber, Moreshwar Patankar Marg, Vinobha Bhave Nagar, Kurla West, Mumbai, Maharashtra 400070

022 26 500 400 . kifayatsanabili@yahoo.com

حافظ عمر صدیق صاحب! مناظرہ کا موضوع آپ ہی کا تجویز کردہ ہے۔

محترم جناب حافظ عمر صدیق صاحب   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے ہمارے اعلان کا جواب دینے کا شکریہ۔ آپ کی کوثر و تسنیم میں دھلی زبان کے لیے بھی شکریہ۔ بھائی! ابھی بحث مناظرے سے وقت نکال کر آداب اخلاق والی حدیثیں بھی پڑھ لیا کریں۔ آپ کو اس کی سخت ضرورت ہے۔

ہم نے مناظرہ کا جو موضوع طے کیا تھا وہ آپ ہی کے ذکر کردہ موضوعات میں سے ایک تھا۔ ہمیں یقین نہیں آرہا کہ آپ کا حافظہ اتنا کمزور ہے کہ آپ چیلنج کر کے بھول گئے کہ کن موضوعات پر آپ نے مناظرہ کا چیلنج کیا تھا۔ ذرا مناظرے کے چیلنج والی آڈیو کلپ دوبارہ سماعت فرمالیں۔ آپ کی سہولت کے لیے یہ کلپ درج ذیل لنک پر موجود ہے:

http://www.mediafire.com/download/f3q292v2acaonv2/ab.m4a

http://www.mediafire.com/download/xfi61dtog2j1pfz/ac.m4a

آپ کے اپنے الفاظ ہیں:

"آپ کے جو مقتدی اور وہابی ہیں مفتی کفایت اللہ صاحب میرے نزدیک تو وہ گمراہی کے امام ہیں۔ احادیث صحیحہ کا وہ عقل کے ساتھ انکار کرتے ہیں یہ ناصبیت اور خارجیت کا ظہور ہے جو انہوں نے یزید کی محبت میں اختیار کیا ہے۔ تو ہم سب سے پہلے "مفتی کفایت اللہ کے اسلام کی صحت" پہ بات کریں گے کہ ان کا اسلام صحیح ہے۔"

"یہ میرا پیغام یزیدیوں تک پہنچایا جائے کہ میں انٹرنیٹ پہ مفتی کفایت اللہ ان کے شاگردوں یا ان کے اساتذہ ہوں "یزید کے فاسق اور ظالم ہونے پہ"، "سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں شریک ہونے پہ"، اور "واقعہ حرہ کے قتل کے ذمہ دار ہونے پہ"، "عجمی پہ شراب نوشی پہ"، اور "اہل مدینہ کے گھر میں [illegible] پہ" بالاذن اللہ تعالیٰ مناظرہ کرنے کے لیے بروقت تیار ہوں۔"

تو یہ سارے موضوعات خود آپ نے تجویز کیے تھے۔ ہم نے ان میں سے ایک منتخب کر لیا۔ اگر آپ اپنے ہی تجویز کردہ موضوع پر بات کرنے سے کیوں گھبرا رہے ہیں۔

تو جناب! پہلے آپ یہ بتائیں کہ اس موضوع پر بات کرنے کے لیے آپ راضی ہیں یا نہیں۔ اگر آپ ہمارے دعویٰ سے متفق نہیں تو پہلے آپ کو اسی موضوع پر بات کرنی ہوگی۔ انکار کی صورت میں ہمارا دعویٰ صحیح تصور کیا جائے گا۔ آپ کو شکست خوردہ قرار دینے کا ہمیں کوئی شوق نہیں۔ باقی رہی ہماری شرائط پر آپ کی تنقید تو اس پر بات بعد میں ہوگی۔ موضوع سے غیر متعلق آپ کے جو اعتراضات ہیں ان کا جواب دینا ہم ضروری نہیں سمجھتے۔ گرچہ ان کے جوابات بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب ابو عمر کاشف صاحب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ کا جواب بھی موصول ہوا ہے۔ آپ کا نام ویٹنگ لسٹ میں ہے۔ پہلے حافظ عمر صدیق صاحب سے نپٹ لیں پھر آپ کی باری ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خیر خواہ

کفایت اللہ سنابلی

کفایت سنابلی

٢١/١٢/٢٠١٣

حافظ عمر صدیق صاحب کی بہتان تراشی کا جواب

از

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب حافظ عمر صدیق صاحب !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا دوسرا خط موصول ہوا آپ ہر بار غیر متعلق چیزیں چھیڑ کر بات کو دوسری طرف لے جانا چاہتے ہیں لیکن ہم آپ کو ایسا ہرگز نہیں کرنے دیں گے۔اس بار تو آپ نے حد کردی اور مجھ غریب پر ایک حدیث گھڑنے کا جھوٹا الزام لگادیا۔آپ نے اتنا بھی نہیں سوچا اگر ہم اپنی وضاحت پیش کردیں گے تو آپ کا کیا حال ہوگا؟ تو جناب ہم پہلی اور آخری بار موضوع سے غیر متعلق اس بات کی وضاحت کرتے ہیں یاد رہے آئندہ موضوع سے غیر متعلق آپ کی کسی بھی بات یا کسی بھی اتہام کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

آں جناب نے میری کتاب ''حادثہ کربلا اور سبائی سازش'' کے صفحہ ۸۵ سے میرے الفاظ نقل کئے ہیں:

''لیکن ہم عرض کرچکے ہیں ایک صحیح مرفوع روایت میں بچوں کی امارت کے ساتھ ساتھ سن (۸۰) ہجری کا تذکرہ ہوا ہے''

سیاق وسباق سے کاٹ کر میرے یہ الفاظ نقل کرکے آپ کہتے ہیں:

''اس روایت گھڑنے سے آپ توبہ کریں وگرنہ آئندہ تحریر میں آپ کو سلام مسنون نہیں پیش کیا جائے گا''

عرض ہے کہ آپ کے ''سلام مسنون'' کی حقیقت تو ہم آگے بیان کریں گے یہاں سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے ان الفاظ میں کوئی حدیث پیش کی ہے؟ یا حدیث کا مفہوم پیش کیا ہے؟ قارئین !غور فرمائیں اقتباس میں دئے گئے میرے انہیں الفاظ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ''ہم عرض کرچکے'' یعنی یہاں ہم نے حدیث کے الفاظ یا متن نہیں پیش کیا ہے بلکہ حدیث کا مفہوم پیش کیا ہے اور اصل حدیث کو ہم نے سند ومتن اور حوالوں کے ساتھ اسی کتاب میں صفحہ ۸۱-۸۲ پر پیش کیا ہے جو اس طرح ہے:

''امام ابن أبی شیبۃ رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵) نے کہا:

حَـدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم:تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ وَمِنْ إمْرَةِ الصِّبْيَانِ

ترجمہ: صحابی رسول ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن ستر (۷۰) کے اوائل سے پناہ طلب کرو اور بچوں کی امارت سے پناہ طلب کرو[مصنف ابن أبی شیبة:۴۹/۱۵ واسناده صحیح ومن طریق وکیع اخرجه احمد فی مسنده :۴۸۶/۱۵ و اخرجه ایضا البزار: ۲۴۹/۱۶ وابن عدی فی الکامل:۲۱۰۱/۶ و ابو أحمد الحاکم فی الأسامی والکنی:۱۶۹/۵ وابویعلی کمافی البدایة والنهایة:۶۴۷/۱۱ کلهم من طریق کامل به ، و اخرجه ایضا احمدبن منیع فی مسنده قال البوصیری فی إتحاف الخیرة المهرة :۴۱/۸ رواه أحمد بن منیع، ورواته ثقات ، والحدیث صححه الالبانی فی الصحیحه رقم ۳۱۹۱]۔

یہ کسی صحابی کا قول نہیں بلکہ مرفوع حدیث ہے یعنی اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

اس فرمان رسول میں بھی دو باتیں ہیں:

اول: اس حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے سن ستر (۷۰) کے دور سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔

ستر (۷۰) سے مراد ہجری تاریخ نہیں ہے کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ کے دور میں ہجری تاریخ کا رواج ہی نہ تھا، اس لئے اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کے ستر سال ہیں اور ہجری سال کے اعتبار سے یہ سن اسی (۸۰) ہجری کا دور ہوگا جیسا کہ ہم نے اس کی پوری تفصیل اپنے مضمون ''سن ستر (۷۰) سے پناہ مانگنے کا حکم اور امارت یزید بن معاویہ رحمہ اللہ'' میں پیش کی ہے۔

دوم: اس حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے بچوں کی امارت کے دور سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔

یعنی اس حدیث رسول میں بھی اسی طرح دو باتیں ایک ساتھ مذکور ہیں جس طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول میں ہیں، لیکن حدیث رسول میں سن ساٹھ (۶۰) ہجری نہیں ، بلکہ سن ستر (۷۰) کا ذکر ہے، جس سے سن اسی (۸۰) ہجری مراد ہے کما مضٰی۔[دیکھئے میری کتاب: حادثہ کربلا اور سبائی سازش:ص۸۱-۸۲]

نیز ہم نے اسی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر لکھا:

''لیکن دوسری طرف ایک مرفوع حدیث میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے ستر سال بعد یعنی سن اسی (۸۰) ہجری سے پناہ مانگنے کا حکم دے رہے ہیں'' [دیکھئے میری کتاب: حادثہ کربلا اور سبائی سازش:ص۸۱-۸۲]

نیز ہم نے اسی کتاب میں اس حدیث کی تشریح کے لئے اپنے دوسرے مقالے ''سن ستر (۷۰) سے پناہ مانگنے کا حکم اور امارت یزید بن معاویہ رحمہ اللہ'' کا حوالہ دیا تھا[دیکھئے میری کتاب: حادثہ کربلا اور سبائی سازش:ص۸۲] اس مقالہ سے اس حدیث کی پیش کردہ تشریح ملاحظہ ہو:

''اس حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے سن ستر (۷۰) سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس حدیث میں سن ستر (۷۰) سے کیا مراد ہے؟

ملا علی قاری رحمہ اللہ مشکاۃ کی شرح میں فرماتے ہیں:

أَیْ مِنْ فِتْنَةٍ تَنْشَأُ فِی ابْتِدَاءِ السَّبْعِینَ مِنْ تَارِیخِ الْهِجْرَةِ، أَوْ وَفَاتِهِ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ[مرقاة المفاتیح:٦/٢٤١٨]۔
یعنی ملا علی قاری رحمہ اللہ کے بقول اللہ کے نبی ﷺ نے سبعین (ستر سال) سے ہجرت کے بعد کے ستر سال کو مراد لیا ہے یا اپنی وفات کے بعد کے ستر سال کو مراد لیا ہے۔

عرض ہے کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے جو دوسری بات کہی ہے وہی صحیح ہے یعنی اللہ کے نبی ﷺ کی اس حدیث میں سبعین سے ہجری سال مراد لینا قطعاً غلط ہے کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ کے دور میں ہجری سال کا کوئی تصور ہی نہیں تھا اس لئے کہ ہجری سال بولنے کا رواج تو خلیفہ دوم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور سے شروع ہوا ہے۔

لہٰذا یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ مذکورہ حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے سن ستر (٧٠) سے اپنی وفات کے بعد کے ستر (٧٠) سال مراد لئے ہیں کیونکہ آپ مستقبل کی پیشین گوئی کر رہے ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ آپ ﷺ اپنی وفات کے بعد ہی سے ستر (٧٠) سال مراد لے رہے ہیں، یاد رہے کہ مذکورہ حدیث کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی وفات کے تین سال قبل اسلام قبول کیا اور عین ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو اپنی زندگی کے آخری ایام میں مذکورہ حدیث سنائی ہو ایسی صورت میں اگر مذکورہ حدیث کے صدور کے بعد کا ستر (٧٠) سال مراد لیں تب بھی بات ایک ہی ہوگی یعنی آپ ﷺ نے مذکورہ حدیث اپنے سال وفات ہی میں ارشاد فرمائی۔

اور وفات رسول کی تاریخ، ہجری سال کے اعتبار سے گیارہ (١١) ہجری ہے اور وفات رسول ﷺ کے بعد کا ستر (٧٠) سال بشمول سال وفات، ہجری سال کے اعتبار سے اسی (٨٠) ہجری کا سال ہوگا، گویا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس حدیث میں سن اسی (٨٠) ہجری کے اوائل سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔

ایسی صورت میں امیر یزید بن معاویہ رحمہ اللہ اس حدیث کے مصداق ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ یزید رحمہ اللہ تو اسی (٨٠) ہجری سے ١٦ سال قبل سن چوسٹھ ٦٤ ہجری ہی کو وفات پاگئے۔

اور اگر مذکورہ حدیث میں سبعین سے مراد سن ستر (٧٠) ہجری ہی لے لیں (جو کہ قطعاً غلط ہے) تو بھی امیر یزید رحمہ اللہ کا عہد اس کا مصداق نہیں ہوگا کیونکہ امیر یزید بن معاویہ رحمہ اللہ تو (٧٠) ہجری سے ٦ سال قبل ہی سن چوسٹھ ٦٤ ہجری میں وفات پاگئے۔

اگر کوئی کہے کہ مذکورہ حدیث میں سبعین سے مراد ستر (٧٠) کی دہائی یعنی پورا عشرہ ہے یعنی ٦٠ ہجری سے لیکر ٧٠ تک کا دور ہے تو عرض ہے کہ مذکورہ حدیث کے کسی بھی طریق میں عشر السبعین (ستر کی دہائی) کا لفظ نہیں ہے بلکہ ابو یعلی رحمہ اللہ کی روایت میں راس السبعین کی جگہ سَنَةِ سَبْعِینَ ہے جو اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ مذکورہ حدیث میں صرف سن ستر (٧٠) مراد ہے نہ کہ ستر (٧٠) کی دہائی یعنی پورا عشرہ۔

امام بوصیری رحمہ اللہ (المتوفی ٨٤٠) نے ابو یعلی کے الفاظ کو نقل کرتے ہوئے کہا:
وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ -قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " :-تَعَوَّذُوا بالله من رأس السبعين ومن إمارة الصبيان ."رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ، وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ وَأَبُو یَعْلَى إلا أنه قال" :تعوذوا بالله من **سنة سبعين** ."ورواه أحمد بن حنبل ...فذكره، وزاد في آخره:"ولا تذهب الدنيا حتى تصير للكع بن لُكَع."[إتحاف الخيرة المهرة للبوصيري:٨/٤١]۔

ابو یعلی کی اس روایت کو مکمل سند کے ساتھ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے یوں نقل کیا ہے:
وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو یَعْلَى :حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَیْنٍ، ثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ، سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ **سَنَةِ سَبْعِینَ** ، وَمِنْ إِمَارَةِ الصِّبْیَانِ[البداية والنهاية :١١/٦٤٧ واسناده صحيح]۔

یہ سند بالکل صحیح ہے کامل بن العلاء اور ابو صالح کا تعارف اوپر ہو چکا ہے، اور زہیر بن حرب اور فضل بن دکین یہ دونوں زبردست ثقہ راوی نیز بخاری و مسلم کے رجال میں سے ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک موقوف روایت ملتی ہے جس میں انہوں نے رأس الستین کے دور سے پناہ مانگی، لیکن اس روایت سے متعلق کوئی نہیں کہتا کہ اس سے مراد ستین (٦٠) کی دہائی یعنی (٦٠) کا پورا عشرہ ہے، اور اس میں پچاس (٥٠) سے لیکر ساٹھ (٦٠) سال تک کے دس سال مراد ہیں، اور ان دس سالوں کے ابتدائی ایام سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پناہ مانگی ہے، کیونکہ ایسی صورت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ دعا بالکل بے معنی نظر آئے گی کیونکہ وہ ایسے دور سے قبل فوت ہونے کی دعا کر رہے ہیں جس دور کو وہ پا چکے ہیں اور اسی میں سانس لے رہے ہیں۔

پھر اگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا رأس الستین میں ساٹھ (٦٠) سے مراد پورا عشرہ نہیں لیا جا سکتا تو پھر اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان رَأْسِ السَّبْعِینَ سے بھی ستر (٧٠) کا پورا عشرہ مراد نہیں لیا جا سکتا۔

اگر کوئی کہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا سے متعلق بعض طرق میں سنة ستين کا لفظ ہے تو عرض ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث کے بھی بعض طرق میں سَنَةِ سَبْعِینَ کا لفظ ہے جیسا کہ ماقبل میں امام ابو یعلی کی روایت پیش کی گئی ہے" [دیکھئے میرا مضمون: سن ستر (٧٠) سے پناہ مانگنے کا حکم اور امارت یزید بن معاویہ رحمہ اللہ۔]۔

اس پوری تفصیل سے آگاہ ہونے کے بعد ہر انصاف پسند خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ جناب عمر صدیق صاحب نے مجھ پر حدیث گھڑنے کا الزام لگانے کے لئے کتنی بڑی خیانت کی

ہے، ہم نے پوری دیانت اور امانت کے ساتھ اصل حدیث کو عربی الفاظ اور حوالوں کے ساتھ نیز سند ومتن کے ساتھ اسی کتاب میں پیش کیا ہے اور اس کے بعد آگے چل کر اسے مفہوماً ذکر کیا تو جناب عمر صدیق صاحب اسے حدیث گھڑنے سے تعبیر کر رہے ہیں!!!

کیا کسی حدیث کو مفہوما بیان کرنا حدیث گھڑنا کہلاتا ہے اگر ایسا ہے تو آپ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر کیا فتوی لگائیں گے؟؟؟ کیونکہ ایک مقام پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یزید ہی سے متعلق ایک حدیث کو ذکر کرتے ہوئے کہا:

وَفِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ أُمِّ حَرَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَوَّلُ جَيْشٍ يَغْزُو الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ مَغْفُورٌ لَهُمْ

اور صحیح بخاری وغیرہ میں ام حرام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ اللہ کے نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا لشکر جو قسطنطیہ پر چڑھائی کرے گا ان کی مغفرت ہوگی [الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح لابن تيمية: ۱۱۷/۶]۔

کیا جناب عمر صدیق صاحب ہمیں بتلائیں گے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جن الفاظ میں بخاری کی یہ حدیث ذکر کی ہے ان الفاظ میں بخاری میں یہ حدیث کہاں ہے؟ صحیح بخاری میں قسطنطیہ کے بجائے مدینہ قیصر ہے اور مدینہ قیصر سے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی نظر میں چونکہ قسطنطینہ مراد ہے اس لئے ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حدیث کو مفہوماً ذکر کرتے ہوئے قسطنطینہ کے الفاظ سے ذکر کیا ہے؟ تو کیا جناب عمر صدیق صاحب کی نظر میں یہ حدیث گھڑنا ہوا؟؟؟

الغرض یہ ہے پوری حقیقت جسے چھپا کر اور محض ہمارے چند الفاظ کو سیاق وسباق سے کاٹ کر جناب عمر صدیق صاحب نے مجھ پر حدیث گھڑنے کا بے ہودہ الزام لگادیا۔ اور حیرت ہے کہ اسی پر بس نہیں بلکہ عمر صدیق صاحب نے مجھ پر جھوٹی تہمت لگا کر توبہ کرنے کا حکم دیا اور توبہ نہ کرنے کی صورت میں یہ دھمکی دی:

''اس روایت گھڑنے سے آپ توبہ کریں ورگرنہ آئندہ تحریر میں آپ کو سلام مسنون نہیں پیش کیا جائے گا''

عرض ہے کہ جناب آپ نے اب تک مجھے ''سلام مسنون'' ہی کہاں پیش کیا ہے؟ آپ نے جن الفاظ میں سلام پیش کیا ہے ہم ان الفاظ کو نقل کرتے ہیں:

پہلے خط میں آپ نے پہلے صفحہ پر لکھا: **''اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''** اور اسی خط میں آپ آخری صفحہ پر جس پر اخیر میں آپ کی دستخط ہے اس میں مجھے ان الفاظ میں سلام پیش کیا: **''اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''** اور اس کے بعد یہ دوسرا خط آپ نے دیا اس میں بھی آپ نے ان الفاظ میں سلام لکھا: **''اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''** اسی طرح انڈیا کے تمام اہل حدیث مسلمان کو بھی آپ نے ان الفاظ میں سلام کیا: **''اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''**

جناب یہ بار بار جن الفاظ سے آپ مجھے سلام پیش کر رہے ہیں، کیا یہی ''مسنون سلام'' ہے؟؟ دنیا کی کون سی حدیث کی کتاب میں سلام کے یہ الفاظ آئے ہیں ذرا وہ حدیث پیش کریں؟ اور اگر نہ پیش کر سکیں تو بتائیں کہ آپ نے اپنے اس خود ساختہ سلام کو ''مسنون سلام'' کہا یعنی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسے منسوب کیا، یہ سب کر کے آپ نے سنت گھڑنے کی گھناؤنی حرکت کی اس سے آپ کب توبہ کر رہے ہیں؟؟؟ آپ نے مجھے حدیث گھڑنے سے توبہ کرنے کا حکم دیا ہے الحمدللہ میں نے وضاحت کردی ہے کہ ہم نے کوئی حدیث نہیں گھڑی ہے یہ سب آپ کی مغالطہ بازی وکرم فرمائی ہے لیکن ہم نے آپ ہی کے اصول سے آپ ہی کی تحریر میں سنت گھڑنا ثابت کردیا ہے اب آپ اپنے اسلام کی خیر منائیں ہمارے اسلام کی فکر چھوڑیں۔

آپ دھمکی دیتے ہیں کہ آئندہ آپ کو سلام مسنون پیش نہیں کیا جائے گا۔ محترم یہ خود ساختہ ''سلام مسنون'' اپنے پاس ہی رکھیے ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ الحمدللہ ہمیں مسنون سلام پیش کرنے والوں کی کمی نہیں ہے، آپ کا خود ساختہ سلام آپ ہی کو مبارک ہو۔

آپ کا خیر خواہ

کفایت اللہ سنابلی

کفایت سنابلی

۲۳/۱۲/۲۰۱۳م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابوالفوزان کفایت اللہ سنابلی

(داعی اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی)

Islamic Information Center 6, Swastik Chamber, Moreshwar Patankar Marg,
Vinobha Bhave Nagar, Kurla West, Mumbai, Maharashtra 400070
022 26 500 400 . kifayatsanabili@yahoo.com

موضوع مناظرہ کا تعلق یزید کی ذات سے ہے نہ کہ میری ذات سے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ　　　　　　　　　　جناب حافظ عمر صدیق صاحب

آپ کا دوسرا خط موصول ہوا حسب سابق اس بار بھی آپ نے خوب کرم فرمائی کی ہے، اس کے لئے شکریہ۔ آپ اپنی ہر تحریر میں غیر متعلق چیزیں چھیڑ کر بات کو اصل موضوع سے ہٹا کر دوسری طرف لے جانا چاہتے ہیں لیکن ہم آپ کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہونے دیں گے اس بار تو آپ نے حد کر دی اور مجھ غریب پر ایک حدیث گھڑنے کا جھوٹا الزام لگا دیا آپ کے اس جھوٹ اور بہتان کا جواب ہم نے الگ سے دے دیا ہے جو میرے بلاگ (khairulhadees.blogspot.in) پر موجود ہے۔ آئندہ آپ نے کوئی بہتان تراشی کی تو ہماری طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں دیا جائے گا کیونکہ ہم نے اپنی ذات پر لگائے گئے الزامات سے متعلق مناظرہ کا چیلنج قبول نہیں کیا ہے بلکہ ہم نے یزید پر لگائے گئے الزامات سے متعلق مناظرہ کا چیلنج قبول کیا ہے اس لئے بات کو اصل موضوع سے ہٹا کر آپ کے بھاگنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔
آپ بار بار خود کو بہادر اور مجھے کمزور ثابت کرنے پر زور دے رہے ہیں، اب آپ کو کون سمجھائے کہ مناظرہ کا موضوع یہ نہیں ہے کہ کون بہادر ہے اور کون کمزور ہے، آپ نے ہم پر بہتان تراشی کرتے ہوئے ہمیں مشکوک الاسلام کہہ کر ہمارے اسلام کی صحت پر بھی مناظرہ کا چیلنج دیا لیکن ہم نے یہ چیلنج قبول نہیں کیا کیونکہ ہمیں اپنے اسلام کی صحت پر یا اپنے بہادر ہونے یا جن عیوب سے آپ ہمیں متصف کر رہے ہیں ان کے ازالہ پر آپ سے مناظرہ نہیں کرنا ہے۔ آپ کہتے ہیں: "کیونکہ یزید پر انگلیاں اٹھانا آسان ہے اور روبرو بات کرنا مردوں کا کام ہے" تو جناب ہم تو آپ کو آسان کام ہی کی زحمت دے رہے ہیں اتنے آسان کام سے آپ کیوں بھاگ رہے ہیں ؟؟؟ آپ تحریری مناظرہ کا مقصد بتلاتے ہوئے کہتے ہیں: "تاکہ پتہ چل جائے کوکل محقق کون ہے اور خادم حدیث" عرض ہے کہ ہماری نظر میں مناظرہ کا مقصد فریقین میں سے کسی کے محقق یا خادم حدیث ہونے کا اثبات نہیں بلکہ یزید پر لگائے گئے الزامات کی حقیقت بیان کرنا ہے۔ اگر آپ کی نظر میں اس مناظرہ کا مقصد خود کو خادم حدیث ثابت کرنا اور مجھے کوکل محقق ثابت کرنا ہے تو آپ کو اسی موضوع پر چیلنج کرنا چاہئے تھا پھر یزید کو بیچ میں کیوں لے آئے ؟؟ اگر آپ یزید سے متعلق حقائق بیان کرنا چاہتے ہیں، تو کیا تحریری مناظرہ سے آپ کا یہ مقصد پورا نہیں ہوگا ؟؟ اور اگر یزید کے بہانے آپ کا مقصد مجھے نیچا دکھانا ہے تو معاف کیجئے مجھے خود کو اونچا دکھانے کا کوئی شوق نہیں ہے اسی لئے ہم نے اپنے اسلام کی صحت پر آپ کے مناظرہ کا چیلنج قبول نہیں کیا۔

آپ لکھتے ہیں: "اگر آپ ان کو الگ الگ موضوعات سمجھتے ہیں تو ان میں سے جس سے بھی آپ مطمئن ہیں وہ لکھ کر ارسال فرمائیں" عرض ہے کہ جناب ہم نے تو شروع میں ہی موضوع "کیا یزید بن معاویہ رحمہ اللہ سے کوئی ایک بھی جرم بسند صحیح ثابت ہے؟" منتخب کر کے آپ کو ارسال کر دیا ہے اس موضوع کے تحت ہم نے کسی بھی الزام کا نام نہیں لیا ہے آپ کو مکمل آزادی ہے کہ آپ اپنی سہولت کے اعتبار سے جس الزام سے چاہیں شروعات کرلیں۔ ہم آگے بات کرنے کے لئے کب سے تیار ہیں۔

آپ کا خیر خواہ

کفایت سنابلی
۲۳/۱۲/۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابوالفوزان کفایت اللہ سنابلی

(داعی اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی)

Islamic Information Center 6, Swastik Chamber, Moreshwar Patankar Marg, Vinobha
Bhave Nagar, Kurla West, Mumbai, Maharashtra 400070
022 26 500 400 . kifayatsanabili@yahoo.com

مناظرہ سے فرار کے لئے امتحان کی دیوار

جناب حافظ عمر صدیق صاحب !   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا تیسرا خط موصول ہوا اس بار بھی حسب سابق آپ نے ناچیز کی جو خاطر تواضع کی ہے اس پر ہماری طرف سے مسکراہٹ قبول کیجئے۔ ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ آئندہ آپ کے کسی بھی اتہام اور موضوع سے غیر متعلق کسی بھی بات کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

آپ نے اپنے چیلنج میں یزید کے کئی جرائم گنائے ہیں ہم نے ان میں سے کسی ایک کے اثبات پر مناظرہ کا چیلنج قبول کیا ہے اور جناب کہتے ہیں موضوع ہمارا دیا ہوا نہیں۔ آپ کہتے ہیں محدثین سے موضوع کی تائید پیش کریں، حضرت موضوع میں تو ایک سوال ہے سوال کرنے سے کس محدث نے منع کیا ہے؟ اور دعوی میں ہے کہ بغیر ثبوت کسی الزام کی تصدیق درست نہیں یہ بات کس محدث کے فتوی کے خلاف ہے؟ ہماری پیش کردہ شرائط آپ کی طرح خود ساختہ نہیں بلکہ قرآن یا حدیث سے مستنبط ہیں انہیں رد کرنے کا حق آپ کو تو کیا کسی بھی مسلمان کو حاصل نہیں پہلے موضوع پر بات کرنے کے لئے تیار ہو جائیں پھر ہماری شرائط پر بھی بات ہو جائے گی۔

آپ تحریری مناظرہ پر تیار ہونے کے لئے یہ شرط لگاتے ہیں کہ ہم آپ کے سامنے امتحان دیں کہ ہمیں قران وحدیث وغیرہ کا علم ہے یا نہیں۔ بھائی اول تو ہمارے اتنے برے دن نہیں آگئے ہیں کہ ہم ان کے سامنے امتحان دیں جنہیں سلام کرنے تک کا سلیقہ نہیں اور ہماری تنبیہ پر بھی اصلاح کی فکر اور شکریہ کے بجائے اپنی قابلیت کا طوق بے چارے کمپوزر کے گلے میں ڈال دیا، سوال یہ ہے کہ سلام ہی کے صیغے میں بار بار ایک ہی طرح کی غلطی کیا یہ کمپوزنگ کی غلطی ہے؟ بالفرض اگر ایسا تھا تو نظر ثانی کے وقت علوم شرعیہ میں ''مہارت ،تامہ'' رکھنے والے محترم حافظ عمر صدیق صاحب کہاں کھوگئے تھے۔ اور حد ہوگئی کہ اس تیسرے خط میں بھی آپ نے جن الفاظ میں سلام کیا ہے وہ بھی اسلامی سلام قطعا نہیں ہے، آپ جس **''مہارت تامہ''** کا ڈنکا پیٹ رہے ہیں اسی **''مہارت تامہ''** کو روئے کار لاتے ہوئے اس بار بھی اپنے رقم کردہ الفاظ میں صیغہ سلام **''اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''** کی نحوی ترکیب پیش کریں۔ اگر آپ نے دوسرے خط میں ناچیز کو ''مسنون سلام'' سے محروم کرنے کی دھمکی نہ دی ہوتی تو ہم آپ کے اس سلام کو نظر انداز کر دیتے جیسا کہ پہلے خط کے جواب میں ہم نے نظر انداز کیا تھا۔ ہم نے مجبوراً آئینہ دکھایا ہے کسی کی نیت پر حملہ نہیں کیا ہے۔

دوسرے ہم آپ کو کتنی بار سمجھائیں کہ ہمیں خود کو قران وحدیث یا دیگر علوم کا ماہر ثابت کرنے کا شوق ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی سے مناظرہ کرنے کا خبط ہے، مناظرہ کا چیلنج خود آپ نے دیا اب جبکہ ہم نے یہ چیلنج قبول کر لیا تو آپ مناظرہ کرنے سے پہلے ہمارا امتحان لیں گے یاللعجب ! بھائی جان یہ کام تو آپ کو مناظرہ کے چیلنج سے پہلے ہی کرنا چاہئے تھا۔ اور کیا آپ نے اب تک جتنے بھی مناظرے کئے ہیں ہر بار اپنے مخالف کا پہلے امتحان لیا ہے اور خود اس کے سامنے امتحان دیا ہے؟ اور مزے کی بات یہ ہے کہ ہمارا امتحان لینے کی شرط آپ تحریری مناظرہ کے لئے لگا رہے ہیں ! بھلا یہ کیا بات ہوئی تقریری مناظرہ میں آپ کسی کا امتحان نہیں لیں گے اور تحریری مناظرہ میں امتحان کی دیوار کھڑی کر رہے ہیں؟ اس تفریق سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے مناظروں کا مقصد موضوع پر بات کرنا نہیں بلکہ مخالف مناظر پر لعن طعن ہے۔ دوسری طرف آپ نے امتحان سے پہلے مجھ غریب کو خائن، کذاب حتی کہ مشکوک الاسلام تک کہہ ڈالا ہے، یہ کہاں کی عقلمندی ہوگی کہ جو شخص مجھے خائن، کذاب، وضاع حدیث، اور مشکوک الاسلام کہے میں اسے اپنا ممتحن تسلیم کرلوں۔ نیز آپ نے ہمیں خائن، کذاب اور مشکوک الاسلام کہنے سے قبل ہمارا امتحان لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی بلکہ عین انہیں باتوں پر آپ نے اپنے اعوان وانصار کے ساتھ مل کر مناظرہ کا بھی چیلنج دے دیا تو آخر یزید کے مسئلہ پر آپ کے سامنے کیا مجبوری پیش آگئی کی آپ ہمارا امتحان لیں گے ؟؟؟ کہیں امتحان کی دیوار کے پیچھے خود کو چھپانے کا ارادہ تو نہیں ہے۔

اور یہ بھی کیا خوب لطیفہ ہے کہ آپ ہمارا امتحان بھی لیں گے اور ہمیں ممتحن بننے کی سعادت بھی نصیب فرمائیں گے ! یاللعجب۔ بھائی، بالفرض اگر پہلے ہم نے آپ کا امتحان لیا اور آپ فیل ہو گئے تو خود سوچیے کہ ایک فیل شدہ شخص کو ہم اپنا ممتحن کیسے بنا سکتے ہیں؟؟ یہ مضحکہ خیزی ہم سے تو نہیں ہو سکے گی۔

آپ کا خیر خواہ

کفایت اللہ سنابلی

2013/12/25

نعیم سنابلی
۲۵/۱۲/۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابوالفوزان کفایت اللہ سنابلی

(داعی اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی)

Islamic Information Center 6, Swastik Chamber, Moreshwar Patankar Marg,
Vinobha Bhave Nagar, Kurla West, Mumbai, Maharashtra 400070
022 26 500 400 . kifayatsanabili@yahoo.com

حافظ عمر صدیق صاحب ! الوداع

جناب حافظ عمر صدیق صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا چوتھا خط موصول ہوا اس بار آپ نے دوسروں کو آگے کرکے اپنی رخصتی کا اعلان کردیا ہے۔ جناب ہمیں مناظرہ کا چیلنج خود آپ نے کیا تھا اور چیلنج میں آپ نے یزید کی طرف کئی جرائم کی نسبت کی تھی ہم نے آپ کے منسوب کردہ جرائم میں سے کسی بھی ایک کے اثبات پر آپ کا چیلنج قبول کیا ، اور جرم کے اثبات کے لئے ہم نے کتاب وسنت سے مستنبط وہی شرائط پیش کئے جو کسی بھی مسلمان کے جرم کو ثابت کرنے کے لئے لازم ہیں اتنی سیدھی اور صاف بات پر بھی آپ بات کرنے کے لئے راضی ہونے کے بجائے ہمیں ہی مطعون کرتے رہے اور بالاخراب خود کو روپوش کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔

یزید ہی کے موضوع پر آپ ہی کے ایک رفیق نے بھی چیلنج کیا تھا اور ساتھ میں مجھ پر ایک بہتان لگا کر اس پر بھی مناظرہ کا چیلنج کیا تھا، ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ اپنی ذات پر لگائے گئے اتہامات سے متعلق ہمیں کوئی مناظرہ سرے سے کرنا ہی نہیں اور یزید کے مسئلہ پر آپ کے ساتھ ان کی رفاقت نے ثابت کردیا کہ ان میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں ہے اس لئے ہم انہیں بھی آپ ہی کے ساتھ روپوش ہونے کی رائے دیتے ہوئے یہ سلسلہ یہی پر ختم کرتے ہیں، ہمیں امید ہے کہ انصاف پسند قارئین دونوں طرف سے جاری ہونے والے خطوط پڑھ کر خود ہی صحیح غلط کا فیصلہ کرلیں گے۔

اللہ آپ لوگوں کا بھلا کرے آمین۔

آپ کا خیر خواہ

کفایت اللہ سنابلی
۲۶/ ۱۲/ ۲۰۱۳ء